شہادت عثمانؓ، شہادت علیؓ اور شہادت حسینؓ کا خون کوفیوں، سبائیوں اور مجوسیوں کے ہاتھ سے ہوا، اور وہ آخر کار اپنی سازش میں کامیاب ہو گئے کہ کربلا کے میدان میں اسلام دو ٹکڑے ہو کر سنی اور شیعہ میں تقسیم ہو گیا۔

ہم صمیم قلب سے دعا کرتے ہیں کہ محرم خیریت سے گزر جائے مگر یہ دعا اسی صورت میں قبول ہو سکتی ہے جب دونوں گروہ اپنے اپنے قاتلوں کو مجاہد نہ کہیں۔ اگر سنی اور شیعہ واقعی بھائی بھائی ہیں تو بتائیں بھائی بھائی کو کب قتل کیا کرتے ہیں؟ ہمارے پاس اس مسئلہ کا ایک حل ہے کہ شیعہ جلی و خفی طریق پر اصحابؓ و امہات المؤمنین پر سب و شتم بند کریں کیونکہ سارا فساد یہیں سے جنم لیتا ہے۔ سنی ان کا مطبوعہ لٹریچر نہ پڑھا کریں۔ ان کے اشتعال انگیز نعرے اور ذاکرین کی تقاریر کو ان کے امام باڑوں تک محدود کر دیا جائے اور ان کی ماتم داری اور عزاداری ان کی مساجد اور امام باڑوں کے اندر ہی رہے یہ قرآن و حدیث اور فقہ جعفریہ سے کہیں بھی ثابت نہیں کہ ذوالجناح کے جلوس گلی بازار میں گشت کیا کریں گے۔ حضرت حسینؓ اکسٹھ ہجری میں شہید کئے گئے جب اسلام کو مکمل ہوئے اور آیت ﴿الیوم أکملت لکم دینکم و أتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینًا﴾ کو نازل ہوئے اکاون (51) برس بیت چکے تھے اور اس شہادت سے متعلق کوئی نئی ہدایت آسمان سے نہ اتری تھی۔ ہدایت نبی کریم ﷺ پر اترتی اور حضورؐ خاتم النبین تھے اور آپؐ کی وفات کے بعد کسی نئی ہدایت کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو چکا تھا۔

سازش ایک...... کردار دو

عمران خان اور طاہر القادری ایک ہی سازش کے دو کردار ہیں۔ اسی لئے لاہور سے جدا جدا چلے، ڈی چوک میں کوئی مہینہ بھر اپنے دھرنے جمائے بیٹھے رہے پھر طاہر القادری نے عمران خان کو اپنا سیاسی کزن بنالیا اور دونوں دھرنے اکٹھے پارلیمنٹ اور پی ٹی وی پر حملہ آور ہوئے۔ دونوں نے مطالبات کی ایسی فہرست پیش کر دی جس کا تسلیم کرنا آئینی اور قانونی لحاظ سے وزیر اعظم کے دائرہ اختیار میں نہ تھا۔ مثلاً اگر وزیر اعظم چاہے بھی تو الیکشن کمیشن کو توڑ نہیں سکتا۔ وزیر اعظم اگر چاہے بھی تو سپریم کورٹ پر دباؤ ڈال کر عمران خان کی انتخابی عذرداریوں کا جلد فیصلہ نہیں کرا سکتا۔ چار حلقے کھولنے کا مطالبہ وزیر اعظم سے کیا ہی نہیں جا سکتا۔ حلقے کھولنا الیکشن کمیشن کا کام ہے۔ ایف۔ آئی۔ آر آخر کار وزیر اعظم اور ان کے نامزد وزراء کے خلاف کٹ گئی۔ وہ لاہور سے چلے بھی نہ پائے تھے کہ ان کا بڑا مطالبہ مانتے ہوئے دھاندلی کی تفتیش و تحقیق کیلئے سپریم کورٹ کا عدالتی کمیشن

قائم کر دیا گیا۔ مگر دونوں کردار نہ مانے اور یہ کہہ اٹھے کہ جج دجال تھا جس نے انہیں ہروایا۔ جج کو دجال کہنا، کس کتاب میں جائز لکھا ہے، یہ عمران خان ہی جانتے ہوں گے۔ وہ نواز شریف کے بیٹے کے فلیٹ کی قیمت کوئی 68لاکھ یا شاید68 کروڑ پاؤنڈ بتاتے ہیں مگر بنی گالہ میں اپنی سو کنال کی کوٹھی کی قیمت بھول جاتے ہیں۔ ہم یہ ضرور چاہیں گے کہ وہ اس سو کنال اراضی کی قیمت سی۔ ڈی۔ اے سے لگوا کر عوام کو بتائیں۔

طاہر القادری اس نمک کا ہی کچھ لحاظ کرتے کہ جسے کھانے کے بعد، چور بھی اس گھر میں چوری نہیں کرتا جس کا نمک اس نے کھایا ہو۔ یہ دونوں کہتے ہیں کہ میاں صاحب کے ہوتے ہوئے انہیں انصاف نہیں مل سکتا مگر الیکشن سے پہلے تو وہ وزیر اعظم نہ تھے۔ عمران خان نئے پاکستان میں نئی شادی کریں گے۔ خدا خیر کرے۔

1971ء میں مسٹر بھٹو نے بھی اپنے اقتدار کی خاطر پرانا پاکستان توڑ کر نیا پاکستان بنایا تھا۔ ہم ان سے التجا کرتے ہیں کہ وہ پرانے پاکستان میں ہی میرا بی بی کو دلہن بنا لیں اور پاکستان کو قائم رہنے دیں۔ طاہر القادری پاکستان کے ہر ضلع کو صوبہ بنانا چاہتے ہیں پر وہ یہ کام کیسے کریں گے۔ اب ان کو کچھ کچھ سمجھ آئی ہے کہ یہ کام پارلیمنٹ ہی کر سکتی۔ اسی لئے وہ فیصل آباد کے باسیوں سے نیشنل اسمبلی کی بارہ سیٹوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ طویل دھرنے کے بعد انہیں کم از کم یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ انقلاب دھرنوں سے نہیں آتے وہ ''شیخ الاسلام'' ہونے کے مدعی ہیں کیا وہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ اسلام، دختران اسلام کو چوک میں بے برقعہ نہیں بٹھایا کرتا اور منہاج القرآن کے سکولوں کی معلمات کو شیر خوار بچوں سمیت ڈی چوک میں ٹی۔ وی کیمرے کے ساتھ نہیں لایا کرتا۔ ہم ان کی اسلام دانی پر تف کہتے ہیں۔ کاش فیصل آباد کے جلسے میں کوئی شہری ان سے یہ پوچھ لیتا حضرت جی! آپ تو الیکشن ہی نہیں لڑ سکتے تو وزیر اعظم کیسے بن سکتے ہیں اور اپنے گمراہ کن منشور پر عمل کیسے کرا سکتے ہیں؟ ان کے متبعین کو ان سے کم از کم یہ مطالبہ تو ضرور کرنا چاہیے اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو کینیڈا کی شہریت چھوڑ کر آئیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی طرح انہیں اسی دنیا میں، کینیڈا کی شہریت کے بدلے جنت کی بشارت وضمانت دے دیں، تو علامہ صاحب یہ بشارت مسترد کر دیں گے۔ علامہ صاحب جانتے ہیں کہ انقلاب بے نفس، بے غرض اور بے لوث فقیر منش شخصیات لایا کرتی ہیں اور وہ پرلے درجے کے حریص، طامع، جاہ طلب اور تعیش پسند ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ریشمی بستروں پر نہیں بان کی چارپائی پر سو کر اور پیٹ پر پتھر باندھ کر انقلاب برپا کیا تھا۔ حضور اقدس ﷺ کی ان صفات عالیہ میں سے اپنے اندر ایک ہی ڈھونڈ کر بتا دیں۔ وہ اہل